سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۱۶)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت عمرو بن امیہ اسدی رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو کا قبیلہ

حضرت عمرو بن امیہ اسدی بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش کا یہ بطن قریش اصغر قصی بن کلاب کے پوتے اسد بن عبد العزیٰ کے نام سے موسوم ہے۔

بنو اسد بن عبد العزیٰ سے تعلق رکھنے والے کئی نفوس قدسیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد اسی قبیلہ سے تھیں۔ حضرت خدیجہ کے چچیرے ورقہ بن نوفل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی، لیکن ایمان لانے سے پہلے وفات پائی۔ مشہور روایات کے مطابق حضرت خدیجہ کے بھائی حزام بن خویلد مسلمان نہ ہوئے، تاہم ان کے بیٹے حضرت خالد بن حزام، حضرت حکیم بن حزام اور پوتے حضرت خالد بن حکیم اور حضرت ہشام بن حکیم آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ معروف صحابی حضرت زبیر بن عوام اسد بن عبد العزیٰ کے پڑپوتے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر سکڑپوتے تھے۔ بنو اسد کے حضرت اسود بن نوفل اور حضرت یزید بن زمعہ بھی اصحاب رسول

ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لانے والے حضرت ہبار بن اسود حضرت یزید کے چچا تھے۔

بنو اسد بن عبد العزیٰ کا نوفل بن خویلد کینہ پرور مشرک تھا۔ کافر اسے شیر قریش، جب کہ مسلمان شیطان قریش کے نام سے پکارتے تھے۔ جنگ بدر میں اسے قریش کی فوج میں دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ، میری طرف سے نوفل کا مقابلہ کر لے، چنانچہ حضرت علی کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔ اسد بن عبد العزیٰ کا پڑپوتا ابو البختری بن ہشام ایمان نہ لایا اور جنگ بدر میں حضرت مجذر بن زیاد کے ہاتھوں قتل ہوا، تاہم وہ کم زور مسلمانوں کو ایذائیں دینے والے بدبختوں کو منع کرتا رہا اور بنو ہاشم کا مقاطعہ ختم کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

بنو اسد بن عبد العزیٰ کو بنو اسد بن خزیمہ سے ممیز کر لینا چاہیے، جو ایک مضری قبیلہ تھا۔ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش، حضرت عبد اللہ بن جحش، حضرت ابو احمد بن جحش، حضرت عکاشہ بن محصن اور حضرت ضرار بن ازور اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کنبہ

حضرت عمرو بن امیہ مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا کا نام حارث بن اسد تھا۔ بنو تیم کی زینب بنت خالد (:ابن اثیر۔ عاتکہ بنت خالد: ابن سعد) ان کی والدہ تھیں۔ مجمع قریش قصی بن کلاب کے بیٹے عبد العزیٰ حضرت عمرو کے سکڑ دادا تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصی کے دوسرے بیٹے عبد مناف (اصل نام: مغیرہ) کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کی والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب اسد بن عبد العزیٰ کی بہن برہ بنت عبد العزیٰ کی بیٹی تھیں۔

قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھنے کی بنا پر حضرت عمرو بن امیہ قرشی، اسدی کہلاتے ہیں۔ نسبت بیان کرنے سے وہ اپنے ہم نام صحابی حضرت عمرو بن امیہ ضمری سے ممیز ہو جاتے ہیں۔

دخول اسلام

حضرت امیہ بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دنوں میں نور ایمان سے منور ہوئے۔

حبشہ کی طرف ہجرت

قریش کی مار پیٹ اور ایذاؤں کا سلسلہ بڑھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان سے فرمایا: بہتر ہو اگر تم

حبشہ کی سرزمین چلے جاؤ، جہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی بادشاہی میں ظلم نہیں۔ رجب ۵/ نبوی میں آپ کے حکم پر گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کو ہجرت کی۔ پھر حضرت جعفر بن ابوطالب اسی افراد کا قافلہ لے کر حبشہ روانہ ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ اسدی ہجرت ثانیہ کے اسی قافلے کا حصہ تھے۔ بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے حضرت زبیر بن عوام پہلے قافلے میں شامل ہوئے، جب کہ اس قبیلے کے حضرت اسود بن نوفل اور حضرت یزید بن زمعہ حضرت عمرو بن امیہ کے رفیق سفر تھے۔ خویلد بن اسود کے پوتے حضرت خالد بن حزام نے بھی حبشہ ہجرت کی، لیکن حبشہ پہنچنے سے پہلے ہی انھیں سانپ نے ڈس لیا اور ان کی وفات ہو گئی۔

حبشہ میں داخل ہونے کے بعد مہاجرین ملک میں پھیل گئے۔ ان میں سے زیادہ تر موجودہ ادیس ابابا سے سات سو نوے کلو میٹر دور واقع نجاش (Negash) کے قصبے میں مقیم رہے۔

وفات

تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت عمرو بن امیہ نے حبشہ میں وفات پائی۔

قیام حبشہ کے دوران میں نو صحابہ اور پانچ صحابیات نے انتقال کیا۔ عبیداللہ بن جحش کو اس لیے شمار نہیں کیا گیا، کیونکہ انھوں نے نصرانی ہو کر وفات پائی۔ مسجد نجاشی کے عقب میں شارع صحابہ پر واقع احاطے میں پندرہ قبریں اب بھی موجود ہیں۔ ان میں سے حضرت فاطمہ بنت صفوان، حضرت عدی بن نضلہ، حضرت حاطب بن حارث، حضرت حطاب بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت سفیان بن معمر، حضرت عروہ بن عبدالعزیٰ اور حضرت مطلب بن ازہر کی قبروں کی شناخت ممکن ہے۔

عائلی زندگی

حضرت عمرو بن امیہ اکیلے حبشہ گئے۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حسب و نسب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سترھویں جد مضر بن نزار حضرت اسمٰعیل کے بیٹے قیدار کی اولاد میں سے تھے۔ ان کے پردادا عدنان بن ادد قیدار کے پوتے تھے۔ مضر بہت خوش الحان تھے، دوران سفر میں اونٹوں کو مستعد کرنے کے لیے حدی خوانی انھوں نے شروع کی۔ الیاس اور قیس عیلان مضر کے دو بیٹے تھے۔ الیاس کو حکیم لقمان کی طرح دانا سمجھا جاتا تھا۔ الیاس کے تین بیٹے مدرکہ (عامر)، طابخہ (عمرو) اور قمعہ (عمیر) ہوئے۔ مدرکہ بن الیاس کے دو بیٹے خزیمہ اور ہذیل ہوئے اور ان کی اولاد بنو خزیمہ اور بنوہذیل کہلائی۔ بنو اسد، بنو کنانہ اور قریش بھی مدرکہ کی اولاد میں ہوئے۔

حضرت عتبہ بن مسعود مکہ میں پیدا ہوئے۔ غافل بن حبیب ان کے دادا تھے۔ بانی قبیلہ ہذیل بن مدرکہ ان کے بارھویں جد تھے۔ اپنے قبیلہ بنوہذیل کی نسبت سے ہذلی کہلاتے ہیں۔ بنوہذیل کی حضرت ام عبد بنت عبد ود ان کی والدہ، جب کہ بنو کلاب کی ہند بنت عبد نانی تھیں۔ حضرت عتبہ کے والد مسعود بن غافل زمانۂ جاہلیت میں بنوزہرہ کے عبداللہ بن حارث کے حلیف بن گئے تھے۔ مدرکہ بن الیاس پر حضرت عتبہ کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے جاملتا ہے، مدرکہ حضرت عتبہ کے تیرھویں اور آپ کے سولھویں جد تھے۔

ابوعبداللہ (ابو عون: بلاذری) حضرت عتبہ بن مسعود کی کنیت تھی۔

نام ور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عتبہ کے سگے بھائی تھے۔ شاذ روایت کے مطابق حضرت عتبہ کی والدہ حضرت ام عبد نہیں، بلکہ بنوہذیل کی کوئی اور عورت تھیں، اس طرح وہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے سگے بھائی نہ ہوئے۔ عبیداللہ بن عبداللہ اور عون بن عبداللہ حضرت عتبہ کے پوتے تھے۔ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے علم فقہ میں مہارت حاصل کی اور مدینہ کے فقہاے سبعہ میں شمار ہو کر شہرت پائی۔ سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، خارجہ بن زید، عبید اللہ بن عبد اللہ، سلیمان بن یسار اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن بڑی فضیلت رکھنے والے تابعین تھے، مدینہ کے ان سات فقہا کے ذریعے سے فتوے اور فقہ کا علم پھیلا۔ عون بن عبداللہ شاعر تھے۔

ایمان و اسلام

حضرت عتبہ آفتاب اسلام کی پہلی کرنوں سے منور ہوئے۔

ہجرت حبشہ

کفار مکہ کا نو واردان اسلام پر ظلم و ستم بڑھا تو حضرت عتبہ نے اپنے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کی۔

مدینہ آمد

حضرت عتبہ بن مسود جنگ بدر کے بعد مدینہ آئے۔ ابن اسحٰق اور ابن ہشام نے ان کا زمانۂ ورود ۷ھ بتایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن مسعود حضرت جعفر بن ابو طالب اور حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے قافلے میں شامل ہوئے اور غزوۂ خیبر کے فوراً بعد مدینہ پہنچے۔

غزوات میں شرکت

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

حضرت عتبہ بن مسعود نے جنگ خیبر کے بعد ہونے والے معرکوں میں شرکت کی، اگرچہ کتب تاریخ میں اس کی تفصیل ذکر نہیں کی گئی۔ حیرت کی بات ہے کہ امام بخاری نے اہل بدر کا شمار کرتے ہوئے حضرت عتبہ بن مسعود کا نام ان کے بھائی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے نام سے متصل درج کیا ہے، حالاں کہ وہ مدینہ میں موجود ہی نہ تھے۔ ابن حجر کہتے ہیں: مغازی کا بیان کرنے والے کسی مصنف نے بدری اصحاب رسول میں حضرت عتبہ بن مسعود کا نام نہیں لیا۔ خود بخاری کے دوسرے نسخے میں جو نسفی نے مرتب کیا، ان کا نام شامل نہیں۔ ابو نعیم احمد اصفہانی اور ابو بکر اسمٰعیلی نے صحیح بخاری سے ماخوذ اپنی اپنی ''المستخرج علی الصحیح'' میں حضرت عتبہ کا نام ذکر نہیں کیا (فتح الباری ۵/ ۱۸۳)۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے بھی 'اصحاب بدر' میں ان کا نام نہیں لکھا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ نے حبشہ سے لوٹ کر غزوۂ احد میں حصہ لیا۔ ابن اسحٰق کی ۷ھ والی روایت کو صحیح مان لیا جائے تو یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ ابن کثیر نے حضرت عتبہ بن مسعود کی مدینہ آمد ۷ھ میں بتائی اور یہ بھی کہہ دیا کہ وہ جنگ احد میں شریک ہوئے۔

عہد فاروقی

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق نے حضرت عتبہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ کو مدینہ کے بازار کا محصل (کلکٹر) مقرر کیا (موطا امام مالک، رقم ۸۰۹۔ جامع الاصول، ابن اثیر، رقم ۱۱۵۷)۔

وفات

حضرت عتبہ بن مسعود نے حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت عمر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن مسعود (الاصابہ فی تمییز الصحابہ ۱۲۳۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۱۷۰۳) یا ان کی والدہ حضرت ام عبد (ابن سعد ۸۸/۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۰۹۳۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۵۱۲۲) کی آمد کا انتظار کیا۔ ان کی والدہ حضرت ام عبد پہلے آ گئیں اور انھوں نے نماز جنازہ میں شرکت کر لی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود پہنچے تو شدت غم کا اظہار کیا (مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۵۰۱۵) اور رونے لگے، کسی نے کہا: آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا: یہ آنسو اللہ کی دی ہوئی رحمت ہیں، ابن آدم ان کو روک نہیں سکتا۔ میرا نسبی بھائی اور میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے والا صحابی فوت ہو گیا ہے۔ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے، سوائے اس کے جو محبت عمر بن خطاب سے رہی (مستدرک حاکم، رقم ۵۱۲۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۷۸۴)۔

قاسم بن عبدالرحمٰن کی روایت کے مطابق حضرت عتبہ بن مسعود نے ۴۴ھ میں، عہد معاویہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے انتقال کے بعد وفات پائی (المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۷۸۰)۔

روایت حدیث

زہری کہتے ہیں: ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود اپنے بھائی حضرت عتبہ سے صحبت و ہجرت اور فقاہت میں برتر نہ تھے، لیکن حضرت عتبہ جلد فوت ہو گئے (مستدرک حاکم، رقم ۵۱۲۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۷۸۱)۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عتبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ حضرت عتبہ بن مسعود سے براہ راست کوئی حدیث نقل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ کے بیٹوں عبیداللہ، عون اور حمزہ نے اپنے والد حضرت عبداللہ کے علاوہ حضرت عمر، حضرت زید بن خالد جہنی، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوواقد لیثی، حضرت عائشہ، حضرت ام قیس بن محصن، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابومسعود انصاری، حضرت ابوسعید خدری، حضرت سہل بن حنیف، حضرت عبداللہ بن زمعہ اور حضرت عثمان بن حنیف سے کئی روایات منتقل کی ہیں، لیکن اپنے دادا حضرت عتبہ بن مسعود سے بہ طریق عنعنہ (عن أبیہ عن جدہ) دو روایتوں کے علاوہ کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ ان روایتوں کے تمام طرق کا تتبع کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ 'عن جدہ' سے جد حضرت عتبہ کے بجائے برادر جد حضرت عبداللہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بن مسعود مراد ہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، معرفۃ الصحابۃ (ابو نعیم اصفہانی)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت حارث بن خالد رضی اللہ عنہ

سلسلۂ نسب

حضرت حارث بن خالد کے دادا کا نام صخر بن عامر (عمرو: بلاذری۔ عامر بن عمرو: ابن ہشام) تھا۔ ابو قبیلہ تیم بن مرہ ان کے چھٹے جد تھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تیم بن مرہ عربوں کے مشہور معاہدۂ امن 'حلف الفضول' میں شریک تھے، جو بعثت نبوی سے بیس برس قبل ۵۹۰ء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبد المطلب کی دعوت پر قریش کے متمول سردار عبد اللہ بن جدعان تیمی کے گھر پر ہوا۔ تب قریش کے قبائل بنو ہاشم، بنو المطلب، بنو اسد، بنو تیم اور بنو زہرہ کے سردار جمع ہوئے اور مل کر عہد کیا کہ ہم مظلوموں کا ساتھ دیں گے، خواہ وہ کسی قبیلے کے ہوں، امن و امان قائم کریں گے، مسافروں کی حفاظت کریں گے، غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے چچاؤں کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ آپ زمانۂ رسالت میں بھی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے کہ اس معاہدے کے عوض مجھ کو سرخ رنگ کے اونٹ بھی دیے جاتے تو میں نہ لیتا۔

حضرت حارث کی والدہ یمن سے تھیں۔ ان کی اہلیہ حضرت ریطہ بنت حارث بھی بنو تیم سے تعلق رکھتی تھیں، عامر بن کعب پر ان کا شجرہ حضرت حارث کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ حضرت ابو بکر حضرت حارث کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ ان کی والدہ کا نام حضرت ام الخیر سلمیٰ بنت صخر تھا۔

قبول اسلام

وادی بطحا میں نور اسلام پھیلا تو حضرت حارث بن خالد اس سے منور ہونے والے اولیں اہل ایمان میں شامل ہوئے۔

ہجرت حبشہ

۵/ نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت حارث بن خالد حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے دوسرے قافلے میں شامل ہوئے۔ان کی اہلیہ حضرت ریطہ بنت حارث ان کے ساتھ عازم حبشہ ہوئیں۔ وہ حبشہ ہی میں انتقال کر گئیں۔

حبشہ سے واپسی

حضرت حارث بن خالد ۷ھ میں شاہ حبشہ نجاشی کی فراہم کردہ کشتیوں میں حضرت جعفر بن ابو طالب کے قافلۂ رجوع میں شامل ہو کر بولا (الرایس) کے ساحل پر اترے اور وہاں سے اونٹوں پر سفر کر کے مدینہ پہنچے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مدنی زندگی

حضرت حارث کی مدنی زندگی اور غزوات میں ان کی شرکت کے بارے میں معلومات ہمیں میسر نہیں ہوئیں۔

اولاد

قیام حبشہ کے دوران میں حضرت حارث بن خالد کے ہاں چار بچے ہوئے: موسیٰ، عائشہ، زینب اور فاطمہ۔ یہ چاروں حبشہ ہی میں انتقال کر گئے۔ دوسری روایت کے مطابق حبشہ سے مدینہ واپسی کے سفر میں ایک گھاٹ پر کنبے نے پانی پیا جو زہر آلود تھا۔ بس بھرے پانی نے تمام بچوں کی زندگی کا چراغ گل کر دیا۔ خود حضرت حارث بچ گئے اور راہ خدا میں پورے گھر کو سپرد خاک کر کے یکہ و تنہا مدینہ چلے آئے۔ ابن سعد کہتے ہیں: موسیٰ کا انتقال حبشہ میں ہوا، حضرت ریطہ، عائشہ اور زینب کی وفات زہریلا پانی پینے سے ہوئی اور فاطمہ کی زندگی بچ گئی۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کی دل جوئی کی اور عبد یزید بن ہاشم کی لڑکی سے ان کی شادی کر دی۔ عبد یزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے جد عبد مناف بن قصی کے پڑپوتے تھے، اس طرح

رشتے میں آپ کے چچا ہوئے۔ عبد یزید ان کا نام ہے، اس کا ترجمہ 'یزید کا غلام' کرنا غلط ہے۔ یہی عبد یزید امام شافعی کی ساتویں پشت تھے۔ حضرت حارث کے ایک بیٹے ابراہیم کا ذکر کیا گیا ہے جو شاید ان کی دوسری بیوی سے تھے، مدینہ کے محدث اور فقیہ محمد بن ابراہیم تیمی انھی کے بیٹے تھے، حفصہ بنت یحییٰ کو محمد کی والدہ بتایا گیا ہے۔ ابن عبد البر نے حضرت ریطہ سے حضرت حارث کی چار اولادوں میں زینب کے بجاے ابراہیم کا نام شامل کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم کو دین سیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد نبوی میں بیٹھے رہتے اور حضرت عبد اللہ بن عمر کا طریقۂ نماز تکتے رہتے (التاریخ الکبیر ۱/۲۳)۔ اس انہماک کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سالم اور نافع کے پایہ کے عالم ہو گئے۔ انھوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے بھی ملاقات کی اور متعدد صحابہ کی روایات نقل کیں۔

وفات

حضرت حارث بن خالد کا سن وفات معلوم نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، معرفۃ الصحابۃ (ابو نعیم اصفہانی)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com